Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

1. AUG. 1973

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ ۔ یکم ظہور ۱۳۵۲ہش ۔ یکم اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۷۴

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۱ وفا ۔ لنڈن سے مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم ۔ اے کے خط محررہ ۲۲ وفا سے معلوم ہوا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

حضور ۲۱ جولائی کی صبح ساڑھے دس بجے گرینج ہوٹل سے (جہاں اب تک حضور رہائش پذیر تھے) ایمبل سائیڈ (Amble Side) کے لئے روانہ ہوئے ۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب حضور ایمبل سائیڈ پارک ہوٹل میں پہنچے ۔ شام کو کچھ دیر کے لئے لاؤنج میں تشریف فرما رہے ۔

۲۲ ۔ جولائی ۔ آج صبح گیارہ بجے حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے جہاں سے قریباً تین بجے واپس تشریف لائے ۔ رات ساڑھے آٹھ بجے کے بعد حضور ونڈرمیر (Winder Mere) تشریف لے گئے ۔ ہوٹل واپس آکر کچھ دیر کے لئے لاؤنج میں تشریف فرما رہے ۔

حضور ایدہ اللہ سب افراد جماعت کو السلام علیکم کا تحفہ بھجواتے ہیں ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ وفا ۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب کل ۳۰ وفا کی دوپہر کو بذریعہ ٹرین بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہوئے ۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری آج صبح بذریعہ ٹرین بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ اسلام بجالانے کے لئے روانہ ہوئے ۔

ہر دو مجاہدین کو مقامی احباب نے سٹیشن پر پہنچ کر پُرخلوص طور پر الوداع کہا ۔ دونوں مواقع پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر دو مبلغین کا حافظ و ناصر ہو اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور اس کے نیک نتائج مرتب فرمائے ۔

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ (مقامی) کا اجلاس عام مورخہ ۲ اگست بروز جمعرات نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک میں ہوگا ۔ تمام خدام سے شمولیت کی درخواست ہے ۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

ہفتہ تحریک جدید از یکم اگست تا ۷ اگست ۱۹۷۳ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ از یکم اگست تا ۷ اگست ۱۹۷۳ء ہفتہ وصولی تحریک جدید منا رہی ہیں ۔ اس سلسلہ میں ایک چٹھی تمام جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہے ۔ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اس ہفتہ کو کامیاب کرنے کے لئے ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں ۔ حسب ضرورت قائدین مجالس کو چندہ کی وصولی کے لئے رسید بکیں مہیا فرمادی جائیں اور ہفتہ ختم ہونے پر تمام رقوم ان سے وصول فرما کر مرکز میں جلد از جلد بھجوادی جائیں ۔ جزاکم اللہ تعالیٰ ۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی پُرزور تردید

"روزنامہ نوائے وقت" لاہور بابت ۳۰ جولائی ۱۹۷۳ء میں صفحہ اوّل پر جمعیۃ العلماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ ربوہ میں کوئی تحریف شدہ قرآن مجید شائع ہوا ہے ۔ ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ یہ الزام سراسر جھوٹا اور بے بنیاد ہے ۔ ربوہ میں کوئی ایسا قرآن شائع نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ قرآن کریم کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی تا قیامت منسوخ نہیں ہو سکتا ۔ لہٰذا جماعت احمدیہ کی طرف سے کسی تحریف شدہ قرآن مجید کے شائع ہونے اور اس کے نسخے تقسیم کئے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

جماعتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے گزشتہ ستر اسّی سال سے قرآن مجید شائع کرکے وسیع پیمانہ پر دنیا بھر میں اس کی اشاعت کر رہی ہے ۔ جماعت کی اس خدمت کو دنیا بھر کے مسلمان اکابرین کی طرف سے سراہا اور جماعت کو خراج تحسین پیش کیا جاتا رہا ہے ۔ آج تک کسی نے حتّٰی کہ جماعت کے کسی بڑے سے بڑے مخالف نے بھی جماعت کی طرف سے شائع کردہ قرآن مجید کے کسی نسخہ میں تحریف کا الزام عائد نہیں کیا اور نہ کوئی کر سکتا ہے کیونکہ جیسا کہ خود حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" میں رقم فرمایا ہے :۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے ۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو ۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعتِ مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے ۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷ - ۱۳۸ طبع اوّل)

پبلشر :۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ۔ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ یکم ماہ ظہور ۱۳۵۲ھش

اشاعتِ قرآن کا بیرونی محاذ اور ہمارا فرض

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں اشاعت قرآن عظیم کے ایک نہایت وسیع اور ہمہ گیر منصوبے پر عملدرآمد کا آغاز کرانے کے بعد یورپی ممالک میں بھی اس پر عملدرآمد کے ابتدائی انتظامات کا آغاز کرنے کی غرض سے آجکل بنفسِ نفیس خود وہاں تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ حضور ان دنوں وہاں کے مخصوص ماحول و حالات نیز وہاں کے لوگوں کے میلانات و رجحانات اور عادات و اطوار کی روشنی میں نہایت وسیع پیمانے پر وہاں بھی قرآن مجید کی اشاعت کے امکانات اور اسے تقسیم کرانے اور پھیلانے کے مناسب حال طریقوں کا جائزہ لینے میں مصروف ہیں یہ ایک نہایت ہی عظیم منصوبہ ہے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے اور اسے نئی وسعت اور پھیلاؤ سے ہمکنار کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے اسے خود حضور کے قلب مطہر میں القاء فرمایا ہے۔ انشاء اللہ العزیز اس منصوبے کے بروئے کار آنے کے نتیجہ میں افریقہ کی طرح یورپ کی سرزمین میں بھی انقلاب عظیم آئے بغیر نہ رہے گا۔ اور وہاں بھی غلبۂ اسلام کی راہ اس شان سے ہموار ہوگی کہ وقت آنے پر فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوتے چلے جائیں گے اس طرح وہ زمین جو آج فسق و فجور میں ڈوبی ہوئی ہے اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقدر کر رکھا تھا کہ دنیا بھر میں اشاعت و ترویج قرآن کے جس عظیم الشان کام کا آغاز سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں فرمایا تھا وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ چنانچہ گزشتہ ڈیڑھ دو سال کے اندر اندر اس سلسلہ میں نہایت سرعت کے ساتھ جو اہم اور عظیم الشان کام ہوا ہے اور بالخصوص مغربی افریقہ میں اس کے جو نہایت ہی خوشکن نتائج منظرِ عام پر آئے ہیں اور آرہے ہیں ان سے یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں اور اظہر من الشمس ہو چکی ہے۔ یہ ایک ایسی مبرہن حقیقت ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں ہو سکتا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں اشاعت و ترویج قرآن کے عظیم الشان کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا مقدر کر رکھا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کو خلافت کا خلعۂ مقدسہ پہنانے کے بعد اوائل ہی میں حضور سے جماعت میں تعلیم القرآن کی تحریک جاری کرائی تاکہ احباب جماعت قرآنی علوم و معارف اور قرآنی انوار سے بہرہ ور ہو کر ان علوم و معارف اور ان انوار کو دنیا بھر میں پھیلانے سے متعلق اپنی نئی اور عظیم ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو سکیں کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے اور ہم قبل ازیں اس پر روشنی ڈال بھی چکے ہیں کہ جب تک کوئی جماعت قرآن سے بے پناہ محبت و عشق کے نتیجہ میں اپنے عمل کو قرآنی تعلیمات کے مطابق نہیں بناتی اور اس کے انوار و برکات کا اپنے وجود میں مشاہدہ نہیں کراتی اسے دنیا میں اشاعت و ترویج قرآن کے ذریعہ دوسروں کو بھی تعلیمات حقہ قرآنی کا والہ و شیدا بنانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔

چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے اور احباب جماعت اس سے اچھی طرح باخبر اور آگاہ ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے تصرف خاص کے ماتحت خلافت احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد سب سے زیادہ زور قرآنی علوم و معارف حاصل کرنے، اس کے انوار سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرنے اور اپنے آپ کو اس کے فیوض و برکات سے بہرہ ور کرنے پر دیا۔ اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس کے بغیر ہم دنیا بھر میں اشاعت و ترویج قرآن اور غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم اس بارہ میں یاد دہانی اور اعادہ کے طور پر حضور کے بعض ارشادات ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں:

جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اشاعت و ترویج قرآن کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔ ہم اس اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم خود قرآن عظیم کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر متمتع نہ ہوں کیونکہ توحید خالص پر قائم ہونے، اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس کی تائید و نصرت کا مورد بننے کے لئے قرآن مجید سے نہایت درجہ محبت رکھنا، اس کے علوم سے بہرہ ور ہونا اور اس کی کامل اتباع کو لازم پکڑنا ضروری ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ قربِ الٰہی کی ان راہوں سے آگاہی حاصل کئے بغیر جو قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ہم وہ کام ہرگز انجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے فرمایا:-

میں پھر تمام جماعتوں کو، تمام عہدیداران خصوصاً امرائے اضلاع کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ قرآن کریم کو سمجھنا، جاننا، اس کے علوم کو حاصل کرنا اور اس کی باریکیوں پر اطلاع پانا اور ان راہوں سے آگاہی حاصل کرنا جو قربِ الٰہی کی خاطر قرآن کریم نے ہمارے لئے کھولی ہیں ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر ہم وہ کام ہرگز سرانجام نہیں دے سکتے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس میں پھر آپ کو آگاہ کرتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے اصل مقصد کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے، نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء
مطبوعہ الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۶۶ء)

پھر حضور نے اس کے دو ہفتہ بعد ایک اور خطبۂ جمعہ میں مزید فرمایا:-

صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے والے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک کہ آپ اس (یعنی قرآن کریم) کو سمجھنے والے نہ ہوں۔ پس اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں اس طرح کہ تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں، قرآن کریم کی عزت کرنے والے ہوں، قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔"

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء
مطبوعہ الفضل مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)

اس کے بعد بھی حضور اپنے خطبات میں اس امر پر مسلسل زور دیتے چلے گئے۔ یہ سب خطبات "قرآنی انوار" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ دراصل ان خطبات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اشاعت و ترویج قرآن کے بیرونی محاذ پر کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے لئے تیار کر رہا تھا۔

چنانچہ اشاعت و ترویج قرآن کے موجودہ منصوبہ کا بروئے کار آنا اس تیاری کی وجہ سے ہی ممکن ہوا ہے۔ ہمارا یہ ایک اہم اور بنیادی فرض ہے کہ ہم نسلاً بعد نسل قرآن کریم سے پیار کرتے اور اس کے احکام پر پورے تعہد کے ساتھ عمل پیرا ہوتے چلے جائیں تا ہمیں دنیا میں تعلیمات حقہ قرآنی کی اشاعت کرنے اور انہیں رائج کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے اور قرآن مجید کی اشاعت و ترویج سے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جاری فرمودہ منصوبہ افریقہ اور یورپ ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے ہر ملک اور ہر قوم تک وسیع ہو کر اس کی کایا پلٹ دے اور دنیا میں ہر طرف اسلام ہی اسلام نظر آنے لگے۔

درخواست دعا

بی اے بی ایس سی کے امتحانات شروع ہیں ان امتحانات میں جماعت کے نوجوانوں کی اکثریت بڑی تعداد میں شامل ہو رہی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو امتیازی نمبروں پر کامیاب فرمائے نیز ان کی کامیابی کو ملک و قوم اور دین کے لئے مفید بنائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم کا خاندان مبارک

محترم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا دہلی کے ایک بزرگ خانوادے سے تعلق رکھتی تھیں حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت کے والد گرامی حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب اس گھرانہ کے گویا مینارہ نور تھے حال ہی میں مجلس ترقی ادب لاہور نے حضرت خواجہ میر دردؒ کا دیوان شائع کیا ہے اس دیوان کے ساتھ فاضل مرتب جناب خلیل الرحمان داؤدی کا ایک مبسوط مقدمہ بھی درج ہے جس میں اس خانوادے کے چیدہ چیدہ بزرگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اس کے حوالہ سے احباب کے استفادہ کے لئے ان بزرگوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم کا خاندان مبارک ددھیال کی جانب سے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند اور ننھیال کی جانب سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی سے تعلق رکھتا ہے حضرت خواجہ بہاء الدینؒ نقشبند حضرت امام عسکریؒ کی اولاد تھے گویا حضرت خواجہ میر درد کا سلسلہ پدری گیارہ واسطوں سے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند اور چھبیس واسطوں سے حضرت امام عسکری سے ملتا ہے حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کا اسم گرامی محمد بن محمد البخاری تھا۔ ۷۱۸ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے اور ۷۹۱ھ میں بعمر ۷۳ سال بخارا میں ہی وفات پائی۔

ہندوستان میں اس سلسلہ کے سب سے پہلے بزرگ خواجہ محمد طاہر تھے جو عہد عالمگیری میں دلی تشریف لائے اورنگ زیب نے ان کی بہت عزت و تکریم کی۔ حضرت کے تین صاحبزادے ان کے ساتھ تھے۔ خواجہ محمد صالح خواجہ محمد یعقوب۔ خواجہ فتح اللہ کچھ عرصہ بعد آپ حج کے لئے تشریف لے گئے اور تینوں صاحبزادوں کو دربار عالمگیری میں چھوڑ گئے۔ عالمگیر نے ان صاحبزادگان کی کفالت خود کی اور انہیں اعلیٰ مناصب عطا کئے اور ان کی عزت و تکریم میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

خواجہ محمد صالح کی شادی اورنگ زیب کی بھتیجی آسائش بانو سے ہوئی جو شہزادہ مراد کی بیٹی تھیں۔ ان کی دوسری بیٹی دوسرے بھائی خواجہ محمد یعقوب کے عقد میں آئی تیسرے بھائی خواجہ فتح اللہ خان سے بھی کسی شہزادی کا رشتہ تجویز ہوا لیکن اس مرد درویش نے اپنے صحیح نسب میں اختلال کے ڈر سے منظور نہ کیا اور اپنے ہی خاندان کے ایک صحیح النسب حسینی سید نواب سر بلند خاں کی ہمشیرہ سے شادی فرمائی۔ ان سے نواب ظفر اللہ خان تولد ہوئے جو حضرت خواجہ میر درد کے دادا اور حضرت خواجہ محمد ناصر صاحب عندلیب کے والد گرامی ہیں۔ خواجہ ظفر اللہ خان کی اہلیہ بھی حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی اولاد سے تھیں ان کے بطن سے ۱۱۰۵ھ میں حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیبؒ تولد ہوئے۔ حضرت خواجہ میر دردؒ نے ان کی پیدائش کا قطعہ تاریخ علم الکتاب ص ۱۳۱ پر تحریر فرمایا ہے۔

در وجود آمد چوں ذات آں ولی
شد کمالات امام انہ او جلی
سال تاریخش بدا الہام شد
وارث علم و امامین و علی
۱۱۰۵ھ

حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیبؒ نے روحانی فیض حضرت شاہ سعد اللہ گلشن اور حضرت خواجہ محمد زبیرؒ سے حاصل کیا توکل و قناعت اور فقر و استغنا آپ کی شخصیت کا طرۂ امتیاز تھا۔ آنمحترم نے سلسلہ نقشبندیہ میں ایک نئے سلسلہ سلسلہ محمدی کی بنیاد رکھی اس لئے حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیبؒ کو امیر المحمدیین اور حضرت خواجہ میر درد کو اوّل المحمدیین کہا جاتا ہے۔

اس سلسلہ کی وجہ تسمیہ حضرت خواجہ میر درد نے علم الکتاب ص ۹۵ میں بیان فرمائی ہے (اصل کتاب فارسی میں ہے عبارت کا ترجمہ فاضل دیباچہ نگار جناب خلیل الرحمن داؤدی کا ہے) اصل اقتباس درج ذیل ہے

" اگرچہ محمدیاں خالص نیز مثل دیگراں بموجب بیعت مرشدان خود بہ اوائل حال اشتغال باذکار معمولہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ کہ از پیران رسیدہ اند دست تلقین می نمایند و القائے نسبت باطن بہ توجہ و مراقبہ بہ وضع مسنونہ مجددیہ می کنند اما در اواخر کار محض بہ توسط کلام اللہ ترقیات حاصل می نمایند وہمیں امام مبین بود کہ قرآن مجید باشد پیشوائے خود سازند"

کہ طریقہ محمدیہ میں پہلے نقشبندیہ قاعدہ کے مطابق اذکار و اشغال کی بجا آوری ہوتی ہے اور مجددیہ طریقہ کے مطابق توجہ اور مراقبہ سے نسبتِ باطن کا القا کیا جاتا ہے لیکن آخر میں صرف کلام اللہ کا واسطہ درمیان میں رہ جاتا ہے اور وہ صرف قرآن مجید کو ہی اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں اس کے بعد حضرت خواجہ میر دردؒ نے اس کتاب کے ص ۶۲ پر تصریح فرمائی کہ

" گوش الہام نیوشِ محمدیاں
خالص وہ ہر مقام از ہر رہ
کہ باشد غیر از صدائے کلام اللہ
نمی شنوند"

کہ (یہ ترجمہ میرا ہے) محمدیوں کے الہام سننے والے کان کلام الٰہی کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں سن سکتے تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۶۸۳ پر فاضل مصنف نے حضرت خواجہ ناصر نذیر فراق کی کتاب میخانہ درد کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے کہ

" ایک مکاشفہ میں حضرت امام حسن کی روح نے خبر دی کہ نانا جان نے مجھے خاص اسلئے تیرے پاس بھیجا تھا کہ میں تجھے معرفت اور ولایت سے مالا مال کر دوں۔ یہ ایک خاص نعمت جو خانوادۂ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی۔ اس کی ابتداء تجھ پر ہوتی ہے اور انجام اس کا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوگا (میخانہ درد ص ۲۵)

اس مکاشفہ کی نسبتاً زیادہ تفصیل اس مقدمہ میں درج ہے اور اس کا ماخذ حضرت خواجہ میر دردؒ کی تصنیف مبارکہ علم الکتاب ہے افسوس ہے کہ فاضل مقدمہ نگار نے اصل فارسی عبارات درج نہیں فرمائی۔ صرف اس کا ترجمہ دے دیا ہے جو درج ذیل ہے حضرت خواجہ میر درد فرماتے ہیں :-

ایک مرتبہ حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب کامل ایک ہفتہ تک تارک الدنیا ہو کر ایک حجرے میں بند رہے اور میں بھی اس حجرے کی دہلیز پر پڑا رہا۔ "دن بعد حجرے کا دروازہ کھلا تو میرے والد نے مجھے باہر پڑا ہوا پایا تو انہوں نے مجھے اٹھا کر پیار اور محبت کا مظاہرہ (اظہار) کیا اور کہا کہ میں ایک ہفتہ تک اس بند کمرہ میں حضرت امام حسنؓ کی روح کے ساتھ رہا ہوں اس زمانہ میں ان کی روح سے مجھے نسبت ہوگئی اور حکم ہوا کہ اسے بندگان خدا تک پہنچاؤں اور یہ بھی کہا کہ جس نسبت کا یہ آغاز ہے اس کی تکمیل حضرت صاحب الزمان مہدی موعود صلی اللہ علی محمد وآلہٖ کے ظہور میں ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ اس نسبت کو آپ کے نام نامی سے منسوب کیا جائے تو انہوں نے فرمایا کہ :-

" اے فرزند این کار دیگر نسبت کار ما نیست"

(یعنی اے فرزند ایسی۔ اور کا کام ہے ہمارا نہیں) اگر ہم اپنے نام کی شہرت چاہتے تو ہم اپنی زندگی میں ہی اسے 'طریقہ' حسن کہلواتے لیکن ہم امتی بحر علیت میں گم ہیں اور فرمانے لگے کہ

" نام ما۔ نام محمد است نشان ما نشان محمد محبت ما محبت خدا و دعوت ما دعوت محمد"

(میرا نام محمد کا نام اور میرا نشان محمد کا نشان ہے میری محبت خدا کی محبت اور میری دعوت محمد کی دعوت ہے) لہذا اس طریقے کا نام طریقہ محمدیہ ہونا چاہیے کیونکہ میں نے محمد سے طریق کا القاء کیا ہے۔

"سلوک ما سلوک نبوی است
و طریق ما طریق محمدی"
(علم الکتاب ص ۸۵-۸۶)

یہ عجیب تصرف خداوندی ہے کہ حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب کے اس ارشاد مبارک کے بعد اس بزرگ خانوادے کی ایک بزرگ خاتون حضرت صاحب الزمان مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقد مبارک میں آئیں اور ان کی مبشر اولاد نے ارکان عالم میں محمد رسول اللہ کے نام کا ڈنکا بجا دیا۔ گویا وہ طریق محمدیہ اس طریق محمدی کا ایک ابتدائی ظہور تھا جس کی تکمیل حضرت مہدی موعود کے ہاتھوں مقدر تھی۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک آزادیٔ کشمیر کے ایک رہنما

محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار مرحوم

(مکرم محمد منظور صاحب ایم اے راولپنڈی)

کشمیر کی تحریک آزادی کے ایک رہنما کشمیری عوام کے شاندار و تابناک مستقبل کے لئے زندگی بھر کوشاں رہنے والے خواجہ غلام نبی صاحب گلکار ۲۰ جولائی بوقت پونے چھ بجے شام راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم گلکار صاحب کی اچانک وفات کشمیر اور کشمیری عوام کے لئے ایک عظیم سانحہ اور قومی نقصان ہے۔ اگرچہ حالات نے انہیں زندگی کے آخری ایام میں گوشہ نشینی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود گلکار صاحب کشمیر کا ایک گوہر نایاب تھے ان کی المناک وفات سے کشمیر کی جدوجہد آزادی کا ایک باب ختم ہو گیا وہ گوشہ نشین ہونے کے باوجود اپنے ہم وطنوں کو غلامی کی زنجیروں سے نجات دلانے اور اپنے مشن کی تکمیل کرنے کی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے لیکن افسوس کہ وہ اپنے اور وطن کی آزادی اور خطۂ کشمیر جنت نظیر میں واپسی کا ارمان لے کر ہی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم ہر کشمیری کے لئے بمنزلہ باپ اور بھائی تھے سب کے غمخوار اور ہمدرد تھے ایک بے لوث خادم قوم اور بے غرض لیڈر تھے ہوا و ہوس مفاد پرستی۔ لالچ اور جاہ و حشم سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں تھا وہ ایک با اصول۔ با ضمیر۔ خوددار۔ بے نفس اور بے باک قائد تھے انہوں نے درویشی اور فقیری منظور کر لی مگر اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا۔ تنگی اٹھائی مگر کشمیری عوام اور خطۂ کشمیر سے بے وفائی اور غداری نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مخالف اور نظریاتی حریف بھی ان کی دیانت۔ خلوص۔ حب الوطنی اور بے لوث خدمت کے دل سے معترف اور مداح ہیں۔

کشمیر کی کوئی تاریخ گلکار صاحب کا نام اور ان کی خدمات کو نظر انداز کر کے لکھی نہیں جا سکے گی۔ اگرچہ ان کی زندگی کا آخری حصہ گمنامی میں گذرا اور کشمیری عوام کی بدقسمتی نے انہیں کام کرنے کا موقع نہیں دیا لیکن وقت آئے گا جب کہ کشمیری قوم اپنے محسن کا عزت و احترام سے نام لے گی کشمیر کا نوجوان اب بیدار ہے گلکار صاحب نے جو مشن شروع کیا تھا وہ اس کی تکمیل کے لئے کوشاں ہے۔

گلکار صاحب مرحوم نے ایک تقریر میں کہا تھا۔

"آخر ہم نے بھی مرنا ہے ہم قیامت کے روز شہداء کی ان پاک روحوں کو کیا جواب دیں گے اگر ہمارے ارادوں میں ذرہ بھر لغزش آگئی اور ہم نے اپنے اقتدار کے لئے ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دی تو قوم اور ملت کے لئے ذلیل ہونا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ قوم اور ملک ذلیل ہو"

تاریخ گواہ ہے کہ محترم گلکار صاحب اپنے اس عزم پر آخر دم تک قائم رہے اور انہوں نے واقعی قومی مفاد کو ذاتی مفاد اور اقتدار پر مقدم رکھا

مفتی ضیاء الدین صاحب ضیاء نے محترم گلکار صاحب کی قومی خدمات کے اعتراف کے طور پر سری نگر سنٹرل جیل سے رہا ہو کر ان کی پاکستان میں آمد کے موقع پر ایک استقبالیہ نظم میں خوب کہا تھا۔

"وہ غلام نبی شانِ معمارِ ملت
بپاکستان در رسید شد بعزت"
"لقب گلکار فخر ملک کشمیر
نیکو سیرت بلاشک باہمت"

مرحوم گلکار صاحب کے کچھ حالات زندگی اور تحریک آزادی کشمیر کے بانی کی حیثیت سے ان کی نمایاں خدمات کے بارے میں کچھ مواد شائع ہو چکا ہے جو انشاء اللہ بعد میں یکجا کر کے شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی وباللہ التوفیق۔ اس جگہ صرف چند باتوں کا ہی مرحوم کے ذکر خیر کے طور پر عرض کرنا مقصود ہے جن کا تعلق مرحوم کی سیاسی خدمات سے ہے۔

مرحوم گلکار صاحب مارچ ۱۹۰۹ء بمقام سری نگر (کشمیر) میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب کا نام خواجہ محمد [illegible] تھا۔ بارہ سال کی عمر میں ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا آپ نے میٹرک کا امتحان سری پرتاپ ہائی سکول سری نگر سے پاس کیا اور ایس پی کالج سری نگر سے ایف اے کا امتحان اس وقت دیا جب آپ تحریک آزادی کشمیر شروع کرنے کی پاداش میں جیل میں تھے بی اے کا امتحان بھی آپ نے سنٹرل جیل سری نگر سے دیا تاریخ اقوام کشمیر مؤلفہ محمد الدین فوق کے مطابق آپ اپنے خاندان میں پہلے تعلیم یافتہ فرد تھے

کشمیر کی سیاست سے آپ کو طالب علمی کے زمانہ سے ہی دلچسپی پیدا ہو گئی جس کی بڑی وجہ ڈوگرہ دور میں کشمیریوں کی انتہائی بدترین حالت اور غلامانہ زندگی تھی۔ آپ کو اس قومی پسماندگی کا زبردست احساس تھا چنانچہ اس دور میں جبکہ کوئی جلسہ کرنا۔ جلوس نکالنا اور اپنے حق کے لئے آواز بلند کرنا ایک ناقابل معافی جرم تھا۔ آپ نے مسجدوں خانقاہوں پبلک اجتماعوں حتیٰ کہ گھر گھر جا کر کشمیری عوام کو بیدار کرنے کی کوشش کی انہیں ان کی غلامانہ زندگی کا احساس دلایا۔ اس سلسلہ میں مرحوم گلکار صاحب نے کشمیر میں تعلیم کو فروغ دینے کو سب باتوں پر ترجیح دی۔ ایس پی کالج میں تعلیم کے دوران آپ کی کوششوں سے کشمیر مسلم [illegible] ایسوسی ایشن کے نام سے ایک تنظیم قائم ہوئی جس کے آپ صدر بنے۔ ان ایام میں شیخ محمد عبد اللہ علی گڑھ کالج سے فارغ التحصیل ہو کر کشمیر آئے اور سری نگر کے ایک سکول میں سائنس کے استاد مقرر ہوئے۔

شیخ صاحب اور گلکار صاحب کے خیالات میں یکسانیت تھی چنانچہ دونوں نے مل کر کشمیری عوام کی آزادی کا بیڑہ اٹھایا۔ فتح کدل ریڈنگ روم سری نگر کو کشمیر کی جدوجہد آزادی میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ انقلاب کشمیر کا آغاز یہاں سے ہی ہوا تھا یہ ریڈنگ روم کھولنے میں شیخ محمد عبد اللہ صاحب اور گلکار صاحب مرحوم پیش پیش تھے چنانچہ شیخ عبد اللہ ریڈنگ روم پارٹی کے صدر اور خواجہ غلام نبی گلکار اس کے جنرل سیکرٹری چنے گئے۔

۳۲-۱۹۳۱ء کشمیر کی تحریک آزادی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں ان ایام میں ہی مسلم کانفرنس کی بنیاد ڈالی گئی جس کے قیام میں گلکار صاحب کا زبردست ہاتھ تھا شیخ محمد عبد اللہ اکثر جلسوں میں یہ کہا کرتے تھے "وہ خواجہ غلام نبی گلکار شیر دل نوجوان نے تحریک آزادی کشمیر کی بنیاد ڈالی ہے اور ہم نے اسے چلا دیا ہے"

۱۳ جولائی ۱۹۳۱ء کو کشمیری حریت پسندوں پر فائرنگ کے بعد کشمیر میں جو طوفان اٹھا اس کے نتیجہ میں جن رہنماؤں کو گرفتار کر کے قلعہ ہری پربت میں بند کر دیا گیا ان میں شیخ محمد عبد اللہ چوہدری غلام عباس اور گلکار صاحب مرحوم قابل ذکر ہیں۔ ہری پربت جیل کے ان قیدیوں کی گرفتاری کے خلاف کشمیر میں انیس دن تک احتجاجی مظاہرے ہوتے رہے چنانچہ بعد میں حکومت نے انہیں رہا کر دیا گلکار صاحب نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ "۱۹۳۱ء میں کشمیری عوام سے وعدہ کیا تھا کہ میں انہیں کبھی فروخت نہیں کروں گا میرے ضمیر اور ارادے کو کوئی طاقت خرید نہیں سکتی" آپ نے اس وعدے کو حرف بحرف پورا کر دکھایا زندگی میں بیسیوں نشیب و فراز آئے۔ بارہا جیلوں میں گئے مگر ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔

آپ موجودہ آزاد جموں و کشمیر حکومت کے بانی صدر تھے جس کے قیام کا اعلان آپ نے ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو مخفی نام "انور" کی حیثیت سے کیا تھا چنانچہ انور کے نام سے ہی ڈوگرہ حکمران راجہ ہری سنگھ کی معزولی کا فرمان جاری ہوا تھا پاکستان اور دنیا بھر کے اخبارات نے ۴ اکتوبر کو کشمیر کی آزاد حکومت کے قیام پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے نمایاں طور پر شائع کیا تھا۔ لاہور کے سرکردہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ۸ اکتوبر کی اشاعت میں لکھا تھا "ریاست کشمیر کے لئے عارضی جمہوریہ حکومت کا قیام بمقام مظفر آباد پاکستان کی سرحد سے بیس میل دور عمل میں لایا گیا ہے۔ بمطابق اس تار کے جو رات کے وقت ۳ اکتوبر کو راولپنڈی سے موصول ہوئی ہے۔ یہ اعلان مسٹر انور کے نام سے جاری ہوا ہے جو اپنے تئیں صدر عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر بیان کرتے ہیں" لندن کے شہرہ آفاق انگریزی اخبار لندن ٹائمز نے بھی یہ خبر شائع کی اور لکھا

AHWAR KICKED HARI SINGH

انور نے ہری سنگھ کو معزول کر دیا یہ تاریخی اعلان ریڈیو پاکستان سے بھی نشر کیا گیا گلکار صاحب ایک عظیم سیاسی لیڈر ہی نہیں ایک عظیم انسان بھی تھے ان کی سماجی زندگی بھی منفرد اور عجیب تھی وہ ہنس مکھ اور معاملہ فہم شخصیت تھے غریبوں اور بے کسوں کے ہمدرد و غمخوار۔ ہر ایک کے کام آنے والے دوسروں کے آرام کے لئے خود تکلیف اٹھانے والے۔ حلیم اور بردبار تھے بڑے مہمان نواز تھے۔ شاید ہی کوئی دن ایسا ہوتا کہ ان کے گھر میں کوئی مہمان نہ ہوتا مگر ماتھے پر کبھی شکن نہ دیکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں رفیقۂ حیات بھی ایسی عطا کی تھی جو [illegible] حد درجہ مہمان نواز ہیں جنہوں نے زندگی بھر ہر مشکل اور کٹھن دور میں صدق و صفا سے ان کا ساتھ دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حامی و ناصر اور متکفل ہو۔

مرحوم بے تکلف اور ملنسار انسان تھے یہی وجہ ہے کہ ان کا حلقۂ احباب بڑا وسیع تھا۔ وہ اپنوں اور غیروں سبھی میں ہر دلعزیز تھے۔ جس سے بھی ایک بار ملے اسے اپنا گرویدہ بنا لیا۔

انہیں وطن کی آزادی کی ایک لگن تھی جو انہیں ہمیشہ بے قرار اور بے چین رکھتی۔ جب تک صحت نے اجازت دی جہاں کہیں گئے بس یہی موضوعِ سخن رہا۔ ہر چھوٹے بڑے حاکم و ماتحت واقف و ناواقف سے ملتے تو کشمیر کا ہی ذکر چھیڑتے اور اپنا موقف بتاتے اور دلائل سے قائل کرتے۔

گلکار صاحب کو ادب سے بھی گہرا لگاؤ تھا کچھ عرصہ ہفت روزہ "ہمارا کشمیر" نکالتے رہے۔ بعد میں یہ اخبار بند کر دیا گیا۔ "ہمارا کشمیر" میں شائع ہونے والے مضامین قومی امنگوں اور جذبۂ حب الوطنی کا شاہکار ہیں۔ مرحوم کو علمی تحقیقات اور مطالعہ کا بھی بہت شوق تھا۔ طویل عرصہ سے کشمیری قبائل اور آبادیوں کی وجہ تسمیہ کے بارے میں تحقیق میں مصروف تھے اور اس سلسلہ میں کافی مواد جمع کر لیا تھا۔ اکثر اس خواہش کا اظہار کیا کہ میری کوشش ہے کہ یہ تمام مواد زندگی میں ہی شائع ہو جائے۔ مگر افسوس کہ زندگی نے ساتھ نہ دیا۔ اس کام میں انہیں سخت محنت اور عرق ریزی کرنا پڑی اور سینکڑوں قلمی کتب کی ورق گردانی کی۔

غرض گلکار صاحب مرحوم فی الواقع فخرِ کشمیر تھے اور ان کی وفات سے خطۂ کشمیر ایک انقلابی لیڈر اور محسن سے محروم ہو گیا ہے۔ مفتی ضیاء الدین ضیاء نے سچ کہا تھا کہ ؎

بسے شہرۂ آفاق دور کاشمیر
ہمہ گفت گلکار معمار ہست

تعاونوا علی البر کی ایک عمدہ مثال

ہمارے نمائندہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کی تحریک پر مکرم الحاج چوہدری رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور نے فریضۂ حج کی ادائیگی کی خوشی میں پانچ مستحق اصحاب کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو مزید نیکی کے کام سرانجام دینے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے اور ان کی جان و مال کا محافظ ہو۔ آمین اللھم آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

سب سے اعلیٰ مزیدار اور فائدہ بخش ہے
تریاقِ سلیمانی
تبخیر معدہ بدہضمی پیٹ درد ہیضہ متلی قے اور اسہال میں اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔
المنار دواخانہ۔ ربوہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت
اکسیر معدہ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ!
ہاضمہ کی بہترین پھکی
پیٹ درد نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے
مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ۱۴ر جولائی ۱۹۷۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد انوار ربوہ میں میری بچی جمیلہ محمد حسین بی اے بی ٹی ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھیرہ کے نکاح ہمراہ ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار ۳۸۷/اے پیپلز کالونی نمبر ۲ لائل پور کا دس ہزار روپے مہر پر اعلان فرمایا۔ مورخہ ۲۵ کو بعد نماز عصر رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(محمد حسین کاہلوں۔ پروفیسر طبیہ کالج ربوہ ضلع جھنگ)

تصحیح

ایسی مجالس انصار اللہ ضلع جہلم نے اپنا بجٹ سہ ماہی دوم میں سو فیصد پورا کر دیا ہے مورخہ ۱۹؍۷ کے روزنامہ الفضل میں ان کی فہرست دعا کی غرض سے شائع ہو چکی ہے مگر مجلس انصار اللہ سکھر شہر کا نام اس فہرست میں شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مجلس سکھر شہر کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں شامل فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام متوجہ ہوں

(ہفتہ وصولی تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مرکز کی زیر ہدایت یکم تا ۷ر اگست ۱۹۷۳ء تک ہفتہ وصولی چندہ تحریک جدید منا رہی ہے۔

محلہ جات میں تحریک جدید کے اغراض و مقاصد کے متعلق تقاریر کا پروگرام بنایا گیا ہے اسی طرح خدام کے وفود بنائے گئے ہیں جو فرداً فرداً احباب جماعت سے مل کر چندہ تحریک جدید کی وصولی کا اہتمام کریں گے۔

تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے مجلس سے تعاون فرمائیں جو خدام ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہوئے وہ خود بھی شامل ہوں اور دیگر افراد جماعت کو بھی شامل کرنے کی تحریک فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

اعلاناتِ دار القضاء

مکرمہ بخت سعری صاحبہ بیوہ رائے سجاول خان صاحب بھٹی مرحوم سکنہ عنایت پور بھٹیاں ڈاک خانہ کلری ضلع جھنگ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا چکے ہیں قطعہ ۵/۲ واقع محلہ دار الرحمت برقبہ دو کنال مشترکہ طور پر حاجی صالح محمد صاحب۔ اللہ بخش صاحب ملک خالد لطیف صاحب اور رائے سجاول خان صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے رائے سجاول خان صاحب بھٹی کا حصہ برقبہ دس مرلہ کلثوم بی بی صاحبہ بنت رائے سجاول خان صاحب بھٹی مرحوم کے نام منتقل ہونے پر میرے علاوہ درج ذیل ورثاء کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) بشریٰ اختر صاحبہ (۲) اشرف سلطانہ صاحبہ (۳) طیبہ صدیقہ صاحبہ دختران۔

استدعا ہے کہ قطعہ ۵/۲ واقع محلہ دار الرحمت میں سے رائے سجاول خان صاحب مرحوم کا حصہ کلثوم بی بی صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(۲)

مکرم ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ محترم شیخ فیض الرحمن صاحب ولد مکرم شیخ منشی حبیب الرحمن صاحب سابق انسپکٹر بیت المال نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۲۲۷/۴ — ۱۴۴-۱۶۷ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۱۰۴۰/۰۳ موجود ہیں۔ بوقت وفات تصفیہ ترکہ کی غرض سے مرحوم کی ذاتی امانت ۲۲۷/۴ — ۱۴۴-۱۶۷ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت جو مبلغ ۱۰۴۰/۰۳ روپے ہیں ورثاء نے سالم بطور حصہ جائداد وصول کرنے کے لئے دفتر ہذا کو تحریر کر دیا ہوا ہے۔ استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۱۰۴۰/۰۳ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ کو لاری کا حادثہ پیش آیا ہے جس میں آپ کے سر پر شدید چوٹیں آئیں آپ کی ایک لڑکی بھی اسی حادثہ میں شدید مجروح ہوئی ہیں ہر دو نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
(عبد الرحمن خان دری فاضل کلاتھ گڈمل ککی نو ضلع جھنگ)

۲۔ بندہ ایک عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے طبیعت بہت کمزور ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرما دے۔ (محمد عبد اللہ مدرس دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

۳۔ میرے پھوپھا جان محترم منشی اللہ بخش صاحب آف گکھڑ منڈی کچھ عرصہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب جماعت سے ان کی جلد پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(منیر احمد جاوید فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

۴۔ میری اہلیہ محترمہ نصیرہ بیگم اور میری بچی بشریٰ لطیف جو کہ راولپنڈی میں بہت بیمار رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔ (چوہدری عبد اللطیف آف ملتان)

۵۔ میرے نانا مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مدت سے علیل ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت دے۔ آمین۔ (عبد اللطیف احمد قائد ضلع نواب شاہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ سلسلہ احمدیہ میں ساتویں فضلِ عمر درس القرآن کلاس شروع ہو گئی

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے مختصر تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ کلاس کا افتتاح فرمایا

ربوہ ۲۸ وفا۔ ۱۳۵۲ ہش مطابق ۲۸ جولائی ۷۳ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں ساتویں فضل عمر درس القرآن کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گئی۔ چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں قرآن پاک کی وسیع اشاعت کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے سفرِ یورپ پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں اس لئے اس کلاس کا افتتاح امسال امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مختصر خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا ملک کے طول و عرض سے آنے والے طلباء اور طالبات کے علاوہ بہت سے مقامی بزرگ اور احباب جماعت بھی اس تقریب میں شامل ہوئے

کلاس کے مختصر کوائف

یہ کلاس ہر سال باقاعدگی کے ساتھ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام منعقد ہوتی۔ اس کا اجراء حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درس القرآن کی یادگار کے طور پر کیا گیا ہے۔

طالبات کے لئے پردے کا انتظام ہوتا ہے۔ اور ان کی نگرانی اور رہائش وغیرہ کے جملہ انتظامات حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر نگرانی علیحدہ طور پر عمل میں لائے جاتے ہیں۔ امسال اس کلاس میں مغربی پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں میں سے (ربوہ سمیت) ۱۶۰ جماعتوں کے ۸۱۰ نمائندگان شمولیت کر رہے ہیں اور ابھی اس تعداد میں خاصا اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ ان میں سے ۵۵۷ طالبات ہیں۔ ربوہ کے ۵۱ طلبہ اور ۲۵۳ طالبات اس کلاس میں شامل ہو رہی ہیں۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت کے ماتحت کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان نے پہلے ایک ہفتہ تک اپنے اپنے علاقوں کے ضلعی نظام کے ماتحت تربیت حاصل کی ہے اب وہ تین ہفتے تک مرکز سلسلہ میں رہ کر قرآنی انوار و برکات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

گزشتہ سال درس کی شکل میں قرآن مجید کے ترجمہ کا ایک دور کلاس میں مکمل ہوا تھا۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن پاک کے درس کا دوسرا دور شروع ہو رہا ہے چونکہ ہر سال بالعموم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس اس کلاس کا افتتاح فرمایا کرتے ہیں اس لئے امسال کلاس کے افتتاح کے موقعہ پر یہ کمی نمایاں طور پر محسوس ہوتی رہی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کلاس میں (سفر یورپ کی وجہ سے) رونق افروز نہیں تھے۔ چنانچہ افتتاحی دعا میں حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپسی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔

افتتاحی تقریب

افتتاحی تقریب مسجد مبارک میں ساڑھے سات بجے صبح شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز مکرم حافظ محمد خان صاحب شاہد واقف زندگی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد خوشاب کے ایک طالب علم صادق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے تلاوت و نظم کے بعد کلاس کے منتظم اعلیٰ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن نے مختصر طور پر کلاس کے نصاب اور پروگرام کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قرآن کریم کا پڑھنا اور پڑھانا بہت ہی مبارک ہے۔ اور بہترین کام ہے اس لئے جملہ طلباء و طالبات کو پوری محنت اور توجہ سے قرآن سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

آپ نے مختصر تقریر کے بعد امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اپنے خطاب اور اجتماعی دعا سے اس کلاس کا افتتاح فرمائیں

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا خطاب

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ آج کا دن ایک مبارک دن ہے جب کہ آپ قرآن عظیم کی تعلیم حاصل کرنے کی خاطر سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے اور گھر کے آرام و آسائش کو چھوڑ کر یہاں جمع ہوئے ہیں آپ نے نصیحت فرمائی کہ جملہ طلبہ و طالبات کو پوری کوشش محنت اور لگن اور شوق کے ساتھ ان ایام میں قرآن کریم سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہر لمحہ اس کوشش میں گزارنا چاہیئے اور پھر اپنے اپنے مقامات پر واپس جا کر بھی روزانہ صبح کو باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہیئے۔ اور پھر اسے سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اجتماعی دعا

اس مختصر خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح بخیر و خوبی ساتویں فضل عمر درس القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔

یہ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷ اگست تک جاری رہے گی۔ اساتذہ کے طور پر بہت سے علمائے کرام اور بزرگان سلسلہ اس میں حصہ لیں گے اور وہ طلباء اور طالبات کو قرآنی علوم و برکات سے منور کرنے کی کوشش کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس میں شامل ہونے والے جملہ طلباء و طالبات کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے اور قرآنی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ایجنٹ صاحبان الفضل متوجہ ہوں

بل ماہ جولائی

ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ اگست سے قبل ہونی ضروری ہے۔

(مینیجر الفضل)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایک مبارک خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت قرآن عظیم کے منصوبہ اور دیگر جماعتی کاموں کا جائزہ لینے کے لئے انگلستان کے دورہ پر روانہ ہونے سے قبل تمام افراد جماعت ہائے احمدیہ کو یہ خصوصی ارشاد فرمایا کہ وہ "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدوں کی سو فیصد وصولی کر لیں اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

"میں سفر پر جا رہا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے واپس پاکستان پہنچوں تو آپ مجھے یہ خوشخبری دیں کہ آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔"

غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے پیارے امام کی اس خواہش کو پورا کر دیں۔ آپ کی تاریخ شاہد ہے کہ آپ نے ہمیشہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا اور دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ اب بھی ایسا ہی کیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

عاجز کے بھتیجے عزیزم احسان الٰہی بشیر پسر مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین گردہ کی انفیکشن سے بیمار ہے میرے ہمزلف مکرم ڈاکٹر مہر محمود صاحب ڈپٹی دار الادویات راولپنڈی دل کے عارضہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ شافی مطلق ان دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (محمود احمد ناصر صدر حلقہ سٹیلائٹ ٹاؤن الف بلاک راولپنڈی)

۲۔ مکرم سید محمد صادق صاحب ہاشمی صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان گزشتہ ماہ سے دل کی تکلیف سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے (بشیر احمد اختر مربی سلسلہ)